بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-94170-20616, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدائے تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 18- دسمبر 2015ء بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا اس وقت سے لے کر آج تک مخالفین احمدیت یا نام نہاد علماء آپ پر بہت سے اعتراضات کرتے چلے آ رہے ہیں اور الزامات لگاتے چلے آ رہے ہیں اور سب سے بڑا الزام لگاتے ہیں یہ لوگ۔ وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آپ کو نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا سمجھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بعض ایسے الفاظ کہے ہیں جن سے آپ کی ہتک ہوتی ہے اور یہی الزام یہ لوگ آج افرادِ جماعت احمدیہ پر بھی لگاتے ہیں۔ جن سعید فطرت لوگوں نے جب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھیں جماعت کا لٹریچر پڑھا یا آپ کے ارشادات سنے انہیں فوری طور پر یہ بات سمجھ آ گئی کہ ان نام نہاد اور فتنہ گر علماء نے صرف فتنہ پیدا کرنے کے لئے یہ الزامات لگائے ہیں یہ باتیں کی ہیں۔

اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض حوالے پیش کروں گا جو آپ کی مختلف کتب میں موجود ہیں۔ جب آپ نے براہین احمدیہ تصنیف فرمائی اور جو آپ نے آخری کتاب اپنی وفات کے وقت تک تصنیف فرمائی یا اس سے کچھ پہلے اس کے حوالے پیش کروں گا جن میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کے متعلق بیان فرمایا۔ براہین احمدیہ میں آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ''اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدائے تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور قرآن شریف جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں اور بشری آلودگیوں سے دل پاک ہوتا ہے اور انسان جہل اور غفلت اور شبہات کے حجابوں سے نجات پا کر حق الیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔'' پھر براہین احمدیہ میں ہی آپ فرماتے ہیں ''اور یہ عاجز بھی اس جلیل الشان نبی کے احقر خادمین میں سے ہے کہ جو سید الرسل اور سب رسولوں کا سرتاج ہے۔ پھر 1886ء میں اپنی تصنیف سرمہ چشمہ آریہ میں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی و انشراح صدری و عصمت و حیا و صدق و صفا و توکل و وفا اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلی و اصفا تھے اس لئے خدائے جل شانہ نے ان کو عطر کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا اور وہ سینہ اور دل جو تمام اوّلین و آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر تھا وہ اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اولین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ اور اکمل اور ارفع اور اتم ہو کر صفات الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو۔''

پھر 1891ء میں اپنی تصنیف توضیح مرام میں وحی الٰہی کے انتہائی درجہ کی تجلی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''اور یہ کیفیت

صرف دنیا میں ایک ہی انسان کو ملی ہے۔ جو انسان کامل ہے جس پر تمام سلسلہ انسانیہ کا ختم ہو گیا ہے۔ اور دائرہ استعدادت بشریہ کا کمال کو پہنچا ہے اور وہ درحقیقت پیدائش الٰہی کے خط ممتد کی اعلیٰ طرف کا آخری نقطہ ہے (یعنی اللہ تعالیٰ نے جو بھی انسانی پیدائش کی ہے اس کی جو انتہا ہے اگر لکیر کھینچی جائے تو اس کا آخری سرا ہے) جو ارتفاع کے تمام مراتب کا انتہا ہے۔ (جو انتہائی اونچے مقام پر پہنچا ہوا ہے فرمایا کہ) حکمت الٰہی کے ہاتھ نے ادنیٰ سے ادنیٰ خلقت سے اور اسفل سے اسفل مخلوق سے سلسلہ پیدائش کا شروع کر کے اس اعلیٰ درجہ کے نقطہ تک پہنچا دیا ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ نہایت تعریف کیا گیا یعنی کمالات تامہ کا مظہر سو جیسا کہ فطرت کے رو سے اس نبی کا اعلیٰ اور ارفع مقام تھا ایسا خارجی طور پر بھی اعلیٰ وارفع مرتبہ وحی کا اس کو عطا ہوا اور اعلیٰ وارفع مقام محبت کا ملا یہ وہ مقام عالی ہے کہ میں (فرمایا کہ یہ مقام عالی ہے کہ میں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) اور مسیح (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) دونوں اس مقام تک نہیں پہنچ سکتے۔''

پھر 93-1892ء کی تصنیف ہے جو روحانی خزائن کے حصہ جلد پانچ میں ہے دو حصہ ہیں اس کے آئینہ کمالات اسلام میں۔ اردو اور عربی حصہ ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارے میں آپ فرماتے ہیں ''کہ وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا آفتاب میں بھی نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔''

پھر جلد 8 میں ہی روحانی خزائن کی جو ہے اتمام الحجۃ یہ بھی 1894ء کی ہے آپ فرماتے ہیں کہ ''وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیا ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدا دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔'' پھر 1895ء کی اپنی تصنیف آریہ دھرم میں آپ فرماتے ہیں۔ ہم اپنی پوری تحقیق کی رو سے سید المعصومین اور ان تمام پاکوں کا سردار سمجھتے ہیں جو عورت کے پیٹ سے نکلے اور اس کو خاتم الانبیاء جانتے ہیں کیونکہ اس پر تمام نبوتیں اور تمام پاکیزگیاں اور تمام کمالات ختم ہو گئے۔ پھر 1897ء کی آپ کی تصنیف ہے سراج منیر۔ اس میں آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفی واحمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔

پھر 1898ء کی آپ کی تصنیف ہے کتاب البریہ۔ اس میں آپ ایک جگہ فرماتے ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان اور معجزات دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو آنجناب کے ہاتھ سے یا آپ کے قول یا آپ کے فعل یا آپ کی دعا سے ظہور میں آئے اور ایسے معجزات شمار کے رو سے قریب تین ہزار کے ہیں۔ اور دوسرے وہ معجزات ہیں جو آنجناب کی امت کے ذریعہ سے ہمیشہ ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور ایسے نشانوں کی لاکھوں تک نوبت پہنچ گئی ہے اور ایسی کوئی صدی بھی نہیں گذری جس میں ایسے نشان ظہور میں نہ آئے ہوں۔ چنانچہ اس زمانہ میں اس عاجز کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ یہ نشان دکھلا رہا ہے۔ ان تمام نشانوں سے جن کا سلسلہ کسی زمانہ میں منقطع نہیں ہوتا۔ ہم یقینا جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا سب سے بڑا نبی اور سب سے زیادہ پیارا جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ دوسرے نبیوں کی امتیں ایک تاریکی میں پڑی ہوئی ہیں اور صرف گذشتہ قصے اور کہانیاں ان کے پاس ہیں مگر یہ امت ہمیشہ خدا تعالیٰ سے تازہ بتازہ نشان پاتی ہے خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں اس کامل اور مقدس کے نشان دکھلانے کے لئے کسی نہ کسی کو بھیجا ہے اور اس زمانہ میں مسیح موعود کے نام سے مجھے بھیجا ہے۔ پھر سن 1900ء میں اپنے رسالہ اربعین نمبر ایک میں جو روحانی خزائن کی جلد 17 میں ہے اس میں آپ فرماتے ہیں کہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ زمین پر وہ ایک ہی انسان کامل گزرا ہے جس کی پیشگوئیاں اور دعائیں قبول ہونا اور دوسرے خوارق ظہور میں آنا ایک ایسا امر ہے جو اب تک امت کے سچے پیراؤں کے ذریعہ سے دریا کی طرح موجیں مار رہا ہے۔ بجز اسلام وہ مذہب کہاں اور کدھر ہے جو یہ خصلت اور طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور وہ لوگ

کہاں اور کس ملک میں رہتے ہیں جو اسلامی برکات اور نشانوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

پھر 1902ء کی اپنی تصنیف کشتی نوح میں آپ فرماتے ہیں۔نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ پھر 1902ء کی ہی ایک اپنی تصنیف نسیم دعوت میں آپ فرماتے ہیں۔اس قادر اور سچے اور کامل خدا کو ہماری روح اور ہمارا ذرہ ذرہ وجود کا سجدہ کرتا ہے جس کے ہاتھ سے ہر ایک روح اور ہر ایک ذرہ مخلوقات کا مع اپنی تمام قوی کے ظہور پذیر ہوا اور جس کے وجود سے ہر ایک وجود قائم ہے اور کوئی چیز نہ اس کے علم سے باہر ہے اور نہ اس کے تصرف سے نہ اس کی خلق سے۔اور ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اس پاک نبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا۔وہ ہمارا سچا خدا بیشمار برکتوں والا ہے اور بیشمار قدرتوں والا اور بیشمار حسن والا اور بے شمار احسان والا اس کے سوا کوئی اور خدا نہیں۔اور یہ خدا ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے ملا۔ پھر 1903ء کی اپنی تصنیف لیکچر سیالکوٹ میں آپ فرماتے ہیں۔غرض یہ تمام بگاڑ کہ ان مذاہب میں پیدا ہو گئے جن میں سے بعض ذکر کے بھی قابل نہیں اور جو انسانی پاکیزگی کے بھی مخالف ہیں یہ تمام علامتیں ضرورت اسلام کے لئے تھیں۔(پرانے مذہبوں میں جو بگاڑ پیدا ہوئے وہ اس لئے تھے کہ اسلام کی آنے کی ضرورت تھی) فرمایا کہ ایک عقلمند کو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ اسلام سے کچھ دن پہلے تمام مذاہب بگڑ چکے تھے اور روحانیت کو کھو چکے تھے۔پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لئے ایک مجدد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔اس فخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں کہ آپ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔

پھر 1905ء کی اپنی تصنیف براہین احمدیہ جلد پنجم میں آپ فرماتے ہیں کہ ہزار ہزار شکر اس خداوند کریم کا ہے جس نے ایسا مذہب ہمیں عطا فرمایا جو خدادانی اور خداترسی کا ایک ایسا ذریعہ ہے جس کی نظیر کبھی اور کسی زمانہ میں نہیں پائی گئی۔اور ہزار ہا درود اس نبی معصوم پر جس کے وسیلہ سے ہم اس پاک مذہب میں داخل ہوئے۔اور ہزار ہا رحمتیں نبی کریم کے اصحاب پر ہوں جنہوں نے اپنے خونوں سے اِس باغ کی آب پاشی کی۔

پھر 1907ء کی آپ کی تصنیف حقیقۃ الوحی ہے اس میں آپ نے فرمایا کہ پس میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے ہزار ہزار درود اور سلام اس پر یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین وآخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعوی کرتا ہے۔وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریتِ شیطان ہے۔

پھر 1908ء کی اپنی تصنیف چشمہ معرفت میں آپ فرماتے ہیں کہ دنیا میں کروڑ ہا ایسے پاک فطرت گزرے ہیں اور آگے بھی ہوں گے لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مرد خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۵۶۔ان قوموں کے بزرگوں کا ذکر تو جانے دو جن کا حال قرآن شریف میں تفصیل سے بیان نہیں کیا گیا صرف ہم ان نبیوں کی نسبت اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔جیسے حضرت موسیٰ حضرت داؤد حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور دوسرے انبیاء سو ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہ آتے اور قرآن شریف نازل نہ ہوتا اور وہ برکات ہم بچشم خود نہ دیکھتے جو ہم نے دیکھ لئے تو ان تمام گذشتہ انبیا کا صدق ہم پر مشتبہ رہ جاتا.

پھر چشمہ معرفت میں ہی آپ فرماتے ہیں کہ اب سوچنا چاہئے کہ کیا یہ عزت کیا یہ شوکت کیا یہ اقبال کیا یہ جلال کیا یہ ہزاروں نشان آسمانی کیا یہ ہزاروں برکات ربانی جھوٹے کو بھی مل سکتی ہیں۔ہمیں بڑا فخر ہے کہ جس نبی علیہ السلام کا ہم نے دامن پکڑا ہے خدا کا اس پر بڑا ہی فضل ہے۔وہ خدا تو نہیں مگر اس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو دیکھ لیا ہے۔اس کا مذہب جو ہمیں ملا ہے خدا کی طاقتوں کا آئینہ ہے اگر اسلام نہ ہوتا تو اس زمانہ میں اس بات کا سمجھنا محال تھا کہ نبوت کیا

چیز ہے اور کیا معجزات بھی ممکنات میں سے ہیں اور کیا وہ قانون قدرت میں داخل ہیں۔اس عقدے کو اس نبی کے دائمی فیض نے حل کیا اور اسی کے طفیل سے اب ہم دوسری قوموں کی طرح صرف قصہ گو نہیں ہیں بلکہ خدا کا نور اور خدا کی آسمانی نصرت ہمارے شامل حال ہے۔ہم کیا چیز ہیں جو اس شکر کو ادا کر سکیں کہ وہ خدا جو دوسروں پر مخفی ہے اور وہ پوشیدہ طاقت جو دوسروں سے نہاں در نہاں ہے۔وہ ذوالجلال خدا محض اس نبی کریم کے ذریعہ سے ہم پر ظاہر ہو گیا۔

پس ان علماء کو آپ پر یہ اعتراض ہے کہ کیوں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی اور عشق کی وجہ سے کلام کیا۔اللہ تعالیٰ نے کیوں کر اپنے قرب سے آپ کو نوازا۔پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا جماعت احمدیہ نہیں بلکہ یہ نام نہاد علماء اس الزام کے نیچے آتے ہیں کہ اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض جاری نہیں ہے۔نعوذ باللہ۔اللہ تعالیٰ کی طاقتیں اور صفات محدود ہو گئی ہیں۔پس اگر الزام لگتا ہے تو ان لوگوں پے لگتا ہے۔حضرت مسیح موعود تو فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طاقتیں اب بھی کام کر رہی ہیں۔

پھر چشمہ معرفت میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ اور آپ کے جاری فیض کے بارے میں فرماتے ہیں کہ پھر جب ہمارے بزرگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں ظاہر ہوئے تو ایک انقلاب عظیم دنیا میں آیا اور تھوڑے ہی دنوں میں وہ جزیرہ عرب جو بجز بت پرستی کے اور کچھ بھی نہیں جانتا تھا ایک سمندر کی طرح خدا کی توحید سے بھر گیا۔علاوہ اس کے یہ عجیب بات ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس قدر خدا تعالیٰ کی طرف سے نشان اور معجزات ملے وہ صرف اس زمانہ تک محدود نہ تھے بلکہ قیامت تک ان کا سلسلہ جاری ہے۔اور پہلے زمانوں میں جو کوئی نبی ہوتا تھا وہ کسی گذشتہ نبی کی امت نہیں کہلاتا تھا گو اس کے دین کی نصرت کرتا تھا اور اس کو سچا جانتا تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالات نبوت ان پر ختم ہیں اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو ان کی امت سے باہر ہو بلکہ ہر ایک کو جو شرف مکالمہ الٰہیہ ملتا ہے وہ انہیں کے فیض اور انہیں کی وساطت سے ملتا ہے اور وہ امتی کہلاتا ہے نہ کوئی مستقل نبی۔

پس اس لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر اپنے آپ کو امتی نبی ہونے کا اعلان فرمایا آپ نے اپنے لئے۔پھر فرماتے ہیں کہ اور رجوع خلائق اور قبولیت کا یہ عالم ہے کہ آج کم سے کم بیس کروڑ ہر طبقہ کے مسلمان آپ کی غلامی میں کمر بستہ کھڑے ہیں اور جب سے خدا نے آپ کو پیدا کیا ہے بڑے بڑے زبردست بادشاہ جو ایک دنیا کو (یہ اس زمانے کی تعداد بتا رہے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو آپ کے زمانے میں تھی) ایک دنیا کو فتح کرنے والے تھے۔آپ کے قدموں پر ادنیٰ غلاموں کی طرح گرے رہے ہیں اور اس وقت کے اسلامی بادشاہ بھی ذلیل چاکروں کی طرح آنجناب کی خدمت میں اپنے تئیں سمجھتے ہیں اور نام لینے سے تخت سے نیچے اتر آتے ہیں۔یہ مقام آپ بیان فرما رہے ہیں اور یہ جو الزام ہے آپ پر کہ آپ نے نعوذ باللہ دوسرے مسلمانوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔آپ تو فرما رہے ہیں کہ تمام دنیا کے مسلمان جو ہیں وہ آپ کی غلامی میں فخر محسوس کرتے ہیں صرف احمدی نہیں۔پس یہ مقام و مرتبہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سمجھا اور دنیا کو بتایا اور اپنے ماننے والوں کو اس کا ادراک عطا فرمایا اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والے نہ ہوتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اور فضیلت اور ارفع مقام کی گہرائی کو ہم کبھی نہ جان سکتے۔مخالفین کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام شروع میں کچھ اور کہتے تھے اور بعد میں اپنی سوچ بدل لی اور نعوذ باللہ ذاتی مفادات حاصل کرنے لگ گئے۔یہ سب تحریرات جو میں نے 1880ء سے لے کر 1908ء تک جو آپ کی وفات کا سال ہے پیش کی ہیں ان تحریرات میں کہیں بھی ایک جگہ بھی ایسا جھول نہیں ہے جو ایک دوسرے سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔ہر جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو پہلے سے بڑھ کر آپ بیان فرمایا ہے۔اپنے آپ کو اگر کہیں نبی کہا بھی ہے تو آپ کی غلامی میں۔

اللہ تعالیٰ ان مفاد پرستوں کے چنگل سے امت مسلمہ کو بچائے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو ماننے والے ہوں اور یہی ایک طریقہ ہے اور یہی ایک ذریعہ ہے جو امت مسلمہ کی ساکھ کو دوبارہ قائم کر سکتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتب و ارشادات پڑھنے اور انہیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور صحیح اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہمیں بھی اپنے تک پہنچنے کا صحیح ادراک بھی عطا فرمائے اور توفیق بھی عطا فرمائے۔☆☆☆